اپنی کتابوں کی فلاں فلاں عبارت کو بدلو، اس وجہ سے بے معنی ہے کہ ان عبارات یا ان میں شامل اصطلاحات کے مقصد و مدعا میں اختلاف ہو رہا ہے۔ ایک طرف کے قائل کا وہ منشا ہی نہیں جو دوسری طرف کا ناقد سامنے لا رہا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے آپ مولانا احمد رضا خاں کے متعلق یہ بحث اٹھاتے ہیں کہ ان کو غلط سمجھا گیا ہے، بعینہٖ دوسروں کو بھی یہی شکایت ہو سکتی ہے۔

بہر حال یہ کتاب اس لحاظ سے قابل مطالعہ ہے کہ ایک نئی طرز کی کوشش ہے اور جدید زبان و ادب میں بات کی گئی ہے۔

اسلامی سیاست تالیف: مولینا گوہر رحمٰن صاحب۔ ناشر: دارالعلوم تفہیم القرآن، مردان۔ صفحات: ۴۱۶۔ موٹے آرٹ کارڈ۔ خوبصورت رنگین سرورق۔ قیمت: ۲۵/۰۰ روپے۔

پچھلے کچھ عرصہ میں جمہوریت، نمائندگی، ووٹنگ، شورائیت اور سیاسی جماعتوں سے متعلق جو بحث چھڑی رہی ہے۔ اس میں طرح طرح کے اندازِ فکر سامنے آئے ہیں۔ اور نہایت درجہ متفرق باتیں کہی گئی ہیں فکری انتشار کی اس فضا میں مولانا گوہر رحمٰن صاحب کی یہ کتاب اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ مولانا نے کتاب و سنّت کے نصوص، مسلم فقہا اور ائمہ سیاست کے حوالوں سے ہر مسئلے پر بحث کی ہے۔ دوسری طرف ان کی نظر دورِ حاضر کی سیاسی فکر اور اداروں پر بھی ہے۔ نیز وہ تمدنی اور معاشرتی تبدیلیوں کا شعور بھی رکھتے ہیں۔ احوال و ظروف کے بدلنے سے اصول تو نہیں بدلتے۔ مگر ان کے عملی انطباقات میں ایک گونہ اجتہادی نقطۂ نظر سے کام لینا پڑتا ہے۔

اس کتاب کی قدر و قیمت ایک تو اس وجہ سے ہے کہ تمام متعلقہ سوالات پر اصل احکام و مآخذ کو جمع کر دیا گیا ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ ماضی کے نظائر کو سامنے رکھ کر مقررہ فقہی اسلوب پر اجتہادی زاویۂ نگاہ دیا گیا ہے۔